105846 ـ مشت زنى كى بنا پر كئى روزے نہيں ركھے

سوال

ميرى تقريبا بيس برس ہے ميں مشت زنى جيسى بيمارى كا شكار ہوں، كئى رمضان گزرے ہيں ميں دن كے وقت رمضان المبارك ميں مشت زنى كرتا رہا ہوں، حالانكہ مجھے اس كے حكم كا بھى علم تھا اس كے باوجود ميں نے سستى و كوتاہى كى بنا پر روزوں كى قضاء نہيں كى، اس طرح دوسرا رمضان آ جاتا اور ميں پھر وہى عمل دہراتا.
اب پھر رمضان المبارك قريب آ رہا ہے اور ميں نے ان دنوں پختہ عزم كے ساتھ سچى و پكى توبہ كرنے كا ارادہ كر ركھا ہے، ليكن ميں يہ معلوم كرنا چاہتا ہوں كہ پچھلے بيتے ہوئے ايام كا ميرے ذمہ كيا واجب ہوتا ہے ؟
مجھے ياد ہے كہ پچھلے رمضان المبارك ميں چار دن ميں نے مشت زنى كى كيا ميرے ذمہ اس كى قضاء ہے ؟
اور اگر قضاء واجب ہے تو كيا ميں اس رمضان كے بعد قضاء كر سكتا ہوں، كيونكہ ميں غير اسلامى ملك ميں تعليم حاصل كر رہا ہوں جہاں كلاسز كے دوران روزہ ركھنا بہت مشكل ہوتا ہے كيونكہ پڑھائى كے اوقات تبديل نہيں كيے جاتے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

ہمارى دعا ہے كہ اللہ سبحانہ و تعالى آپ كى توبہ قبول فرمائے اور آپ كے گناہ معاف كرے، اور آپ كو اطاعت و فرمانبردارى پر ثابت قدم ركھتے ہوئے استقامت سے نوازے.

رمضان المبارك ميں جان بوجھ كر عمدا روزہ توڑنا بہت بڑا گناہ اور عظيم جرم ہے؛ كيونكہ يہ ايسے فرض كو توڑنے كا جرم ہے جو اللہ سبحانہ و تعالى نے اپنے بندوں پر فرض كيا ہے، اور ہم سے پہلے لوگوں پر بھى يہ روزے فرض كيے گئے تھے.

اور اگر فرض پر يہ زيادتى كسى اور گناہ كے ذريعہ كى گئى ہو يعنى مشت زنى جيسے حرام كام كے ذريعہ تو كئى ايك گناہ جمع ہو جاتے ہيں، اللہ سبحانہ و تعالى سے عافيت كى طلبگار ہيں.

اس حرام مشت زنى كى حرمت كا تفصيلى بيان سوال نمبر (40589) كے جواب ميں گزر چكا ہے، آپ اس كا مطالعہ

کریں، کہ روزہ توڑنے میں کا کیا اثر ہوتا ہے.

دوم:

آپ نے جن ایام کے روزے توڑے ہیں ان کی قضاء میں روزے رکھنا آپ کے ذمہ واجب ہے، اور اگر رمضان سے قبل آپ یہ نہ رکھ سکیں تو آپ کے ذمہ قرض ہونگے، اس لیے رمضان گزرنے کے بعد آپ پر یہ روزے رکھنا لازم ہیں.

اور احتیاط اس میں ہے کہ آپ ہر روزہ کی قضاء کے ساتھ ایک مسکین کو بطور فدیہ کھانا بھی دیں، یعنی نصف صاع چاول وغیرہ، اور نصف صاع ڈیڑھ کلو وزن بنتا ہے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" جس کے ذمہ رمضان المبارک کے روزے ہوں تو وہ آنے والے رمضان تک اسے مکمل کر سکتا ہے؛ کیونکہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

" ان کے ذمہ رمضان المبارک کے روزے ہوتے تو میں شعبان آنے تک اسے قضاء نہ کر سکتی تھی اور شعبان میں وہ روزے مکمل کرتی " متفق علیہ.

بغیر کسی عذر کے دوسرے رمضان تک ان روزوں کو مؤخر کرنا جائز نہیں؛ کیونکہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا ایسا نہیں کرتی تھیں، اور اگر ایسا کرنا ممکن ہوتا تو عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا ضرور کرتیں.

لہذا اگر وہ دوسرا رمضان آنے تک روزے نہیں رکھتا تو پھر ہم دیکھیں گے کہ اگر اس میں اسے کوئی عذر تھا تو پھر وہ صرف قضاء میں روزے ہی رکھےگا، اور اگر بغیر عذر اس نے اس میں تاخیر کی تو پھر اسے ہر روزے کی قضاء کے ساتھ ایک مسکین کو کھانا بھی دینا ہوگا.

ابن عباس اور ابن عمر اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہم اور مجاہد اور سعید بن جبیر اور مالک اور ثوری، اوزاعی شافعی اور اسحاق رحمہم اللہ کا قول یہی ہے.

لیکن حسن، نخعی اور ابو حنیفہ رحمہم اللہ کہتے ہیں کہ اس میں فدیہ نہیں؛ کیونکہ روزے واجب تھے، اس لیے اس کی تاخیر کرنے میں اس پر فدیہ واجب نہیں ہوگا، جیسا کہ اگر کوئی شخص نذر اور ادائیگی میں تاخیر کر دے تواس پر فدیہ نہیں ہے " انتہی

دیکھیں: المغنی (3 / 40).

اور سال میں تکرار کی بنا پر کفارہ میں تکرار نہیں ہوگا اس لیے جس نے بھی بغیر کسی عذر کے کئی برس کے رمضان کے روزوں میں تاخیر کی تو اس پر ہر دن کے بدلے ایك ہی فدیہ آئیگا.

واللہ اعلم .